سوال

(349)امام کے پیچھے قراءت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ جوزمانہ کے نام نہاداہل حدیث ہیں۔ یہ لوگ یقینا بدعتی ہیں۔ نمازمیں اپنے امام کے پیچھے جواب آیات دیتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں قاری بدون نماز قاری ہی کو جواب دیتا ہے۔

(من قراء منکم) جو یہ جواب امام کے پیچھے دیتے ہیں۔ یہ کہیں ثابت ہی نہیں ہے۔ یہ لوگ ایسی بدعات کے خودمرتکب ہیں۔ ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حدیث میں آیا ہے: آپ ﷺ نے نماز میں سورہ رحمٰن پڑھی۔ تو فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پر صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کو خاموش پا کر فرمایا کہ تم سے اچھا جواب تو جنوں نے دیا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کے عرض کرنے پر فرمایا کہ انہوں نے کہا تھا۔ "لا بشئ من نعمتک نکذب ربنا فلک الحمد" گویا یہ تعلیم تھی صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو کہ تم بھی اس طرح سوال قرآنی کا جواب دیا کرو۔ اسی واسطے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ قرآنی سوال سورہ التین وغیرہ کا جوب دینا جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص551

محدث فتویٰ